سوال

(24)جرابوں پر مسح کرنا

جواب

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

عبداللہ سلام میاں چنوں سے دریافت کرتے ہیں کہ جرابوں پر مسح کرنے کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ نیز اگر جرابیں پھٹی ہوئی ہوں تو کیا ان پر مسح کرنا جائز ہے۔ اور اگر کسی نے مسح کرنے کے بعد جرابیں اتاردیں تو اس کا وضو ٹوٹ جائے گا یا نہیں؟ کتاب وسنت کی روشنی میں جواب دیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

واضح رہے کہ دین اسلام کی بنیاد سہولت اور رفع حرج پر رکھی گئی ہے، اس کے احکام میں اس قدر آسانی ہے کہ مزید سہولت کا تصور نہیں ہوسکتا۔ یہی وجہ ہے کہ دین اسلام رحمت اور دلوں کی تسکین کا باعث ہے۔ جرابوں پر مسح کرنے کی سہولت بھی اسی قبیل سے ہے۔ احادیث میں صراحت کے ساتھ جرابوں پر مسح کرنے کی اجازت منقول ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ،تابعین کرام، ائمہ دین اور محدثین رحمۃ اللہ علیہم کا بھی یہی موقف ہے کہ جرابوں پر مسح کیا جاسکتا ہے۔ چند احادیث کا حوالہ پیش خدمت ہے۔

''حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی مہم کے لئے ایک فوجی دستہ بھیجا جنھیں سردی سے تکلیف ہوئی۔ جب وہ واپس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے سخت سردی کی شکایت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ وہ پگڑی اور جرابوں پر مسح کرلیا کریں۔''(مسند امام احمد :ج5ص275)

''حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جرابوں اور جوتوں پر مسح کیا۔''(ابوداؤد باب طھارۃ159)

''حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ وضوکیا توجرابوں اورجوتوں پر مسح فرمایا۔''(ابن ماجہ: الطھارۃ560)

حضرت ازرق بن قیس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ بے وضو ہوئے تو انہوں نے وضو کرتے ہوئے ہاتھ اور منہ دھوئے، پھر اون کی جرابوں پر مسح کیا۔ ہم نے عرض کیا کہ ان پر مسح کرنا جائز ہے؟ اس پر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''کیوں نہیں! یہ بھی موزے ہیں لیکن اون کے ہیں۔'' (الکنیٰ والاسماء للدولابی :1/18)

حضرت انس رضی اللہ عنہ صحابی اور عربی الاصل ہیں، وہ خف کے معنی بیان کرتے ہیں کہ وہ صرف چمڑے کا ہی نہیں ہوتا بلکہ ہر اس چیز کو شامل ہے جو قدم کو چھپالے، آپ کی یہ

وضاحت معنی کے اعتبار سے نہایت دقیق ہے کیونکہ ان کے نزدیک لفظ جوربین لغوی وضعی معنی کے لحاظ سے خفین کے مدلول میں داخل ہیں۔ اور خفین پر مسح میں کوئی اختلاف نہیں۔ لہذا جرابوں پر مسح میں کسی اختلاف کی کوئی گنجائش نہیں، حضرت انس رضی اللہ عنہ کی یہ روایت متعدد طرق سے مروی ہے ملاحظہ ہو۔ (محلی ابن حزم: 2/85)

ان احادیث پر کچھ اعتراضات بھی ہیں ہم ان کی وضاحت اور مفصل جواب اور فرصت پر اٹھا رکھتے ہیں۔

اگر جراب یا موزہ پھٹ جائے تو اس پر مسح کرنے کے متعلق بہت اختلاف ہے۔ لیکن ہمارے نزدیک راجح بات یہ ہے کہ جب تک جراب کا نام اور کام باقی ہے اس پر مسح کرنا جائز ہے۔ کیونکہ ان کے لئے صحیح وسالم کی شرط لگانے کا کوئی ثبوت نہیں۔ نیز امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''کہ جب تک موزے پاؤں میں پہنے رہیں ان پر مسح کرتے رہو۔ مہاجرین وانصار کے موزے پھٹے پرانے پیوندلگے ہوتے تھے۔'' (محلیٰ ابن حزم: ص' 2/102)

حافظ ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ''کہ اگر موزے یا کسی دوسری چیز میں جو پاؤں میں پہنی ہوئی ہے کسی قسم کا چھوٹا یا بڑا سوراخ ہو جائے جس سے قدم کا تھوڑا یا زیادہ حصہ نظر آرہا ہو تو ان سب صورتوں میں مسح جائز ہے۔ بشرطیکہ وہ پاؤں میں پہنے ہوئے ہوں۔ سفیان ثوری، داؤد، ابو ثور، اسحاق بن راہویہ اور یزید بن ہارون کا یہی مسلک ہے۔'' (محلیٰ ابن حزم ص: 2/10)

حافظ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی یہی موقف ہے۔ وہ لکھتے ہیں: ''کہ پھٹے ہوئے موزے پر خف کا لفظ بولا جاتا ہے مسح جائز ہے۔'' (الاختیارات: ص 3)

اسی طرح جرابیں جب تک گردوغبار سے، بچاؤ اور سردی سے تحفظ کا کام دیتی ہیں ان پر مسح کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے اگر کسی شخص نے جرابوں پر مسح کرنے کے بعد انہیں اتار دیا تو اس کا وضو صحیح رہے گا۔ اسے پاؤں دھونے کی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ مسح اللہ کی طرف سے سہولت اور رخصت ہے۔ اسے خود ساختہ شرائط سے مشروط کرنا عقل ونقل کے خلاف ہے، اس کے علاوہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے ایک مرتبہ وضو کیا تو جوتوں پر مسح کیا پھر مسجد میں داخل ہوئے اور جوتوں کو اتار کر نماز ادا کی۔ (بیہقی: 1/288)

حافظ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسی موقف کو اختیار کیا ہے چنانچہ وہ لکھتے ہیں:

''موزے اور پگڑی پر مسح کرنے والا اگر ان کو اتار دے یا مدت مسح ختم ہو جائے تو وضو نہیں ٹوٹے گا اور نہ ہی اس پر دوبارہ سر کا مسح اور پاؤں کا دھونا واجب ہے۔ امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا یہی فتویٰ ہے۔ نیز مسح کے بعد سر کے بال منڈوا دینے کی صورت میں جمہور اور امام احمد کا یہی مذہب ہے۔'' (الاختیارات)

جن روایات میں موزے اتارنے کے بعد دوبارہ وضو کرنے کا ذکر ہے وہ صحیح نہیں ہیں۔

حافظ ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اسی موقف کو اختیار کیا ہے اور مخالفین کے دلائل پر عمدہ بحث کی ہے جو پڑھنے کے قابل ہے۔ ملاحظہ ہو۔ (محلیٰ ابن حزم: 105/2)

مختصر یہ ہے کہ جرابوں پر مسح جائز ہے خواہ موٹی ہوں یا باریک، خواہ پھٹی پرانی ہی کیوں نہ ہوں، نیز مسح کرنے کے بعد انہیں کسی وجہ سے اتار دینا ناقض وضو نہیں ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاوی اصحاب الحدیث

جلد: 1 صفحہ: 66